| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولوی احمد رضا خان اپنے وقت کا مسیلمہ کذاب

ساجد خان

محترم قارئین کرام رضاخانی مذہب والوں نے عوام کے سامنے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ ان کے مجدد رضا خان اللہ تعالی کے شاگرد تھے معاذ اللہ چنانچہ رضاخانی مذہب کے معروف مولوی پروفیسر مسعود احمد مولوی رضاخان پر لکھی جانے والی اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

مولانا بریلوی باکمال شاعر تھے وہ تلمیذ رحمٰن تھے شاعری میں ان کا کوئی استاد نہ تھا۔ ﴿حیات امام اہلسنت ص۳۰﴾

قارئین کرام غور فرمائیں کس قدر بے شرمی کے ساتھ اللہ رب العزت پر جھوٹ بولا جارہا ہے جبکہ خود میرے رب کریم کا ارشاد پاک ہے "وما علمنه الشعر وما ينبغي له. ۔۔اور ہم نے نبی کو شعر کا علم نہیں سکھایا اور نہ ہی یہ ان کے مناسب تھا۔۔غور فرمائیں جس چیز کو اللہ رب العزت کی ذات اپنے محبوب ﷺ کیلئے ناپسند فرمائے رضاخانی اس میں مولوی رضاخان کو اللہ کا شاگرد بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔۔یہ عقیدہ خدا تعالی کی ذات پر بہت بڑا بہتان ہے۔۔یہی پروفیسر اس سے بھی دو قدم آگے نکل کر فرماتے ہیں کہ:

اس لئے کہ وہ (رضاخان۔۔ازناقل) کسی کے شاگرد نہ تھے وہ تلمیذ رحمٰن تھے۔ ﴿مقدمہ الامن والعلی ص۲۱۔۔بحوالہ مواعظ مظہری ص۳۳۶ طبع کراچی از مسعود احمد﴾

قارئین کرام تلمیذ رحمٰن تو صرف اور صرف انبیاء علیہم السلام ہی ہیں تو پھر اس لحاظ سے مولوی احمد رضا خان بریلویوں کیلئے نبی ہوئے۔اب اگر بریلوی مولوی احمد رضا خان کو نبی ماننے کیلئے تیار نہیں تو ذرا توجہ کیجئے رحمٰن خدا تعالی کا صفاتی نام بھی ہے۔۔اور مسیلمہ کذاب کا لقب بھی "رحمٰن" تھا تو اب بریلوی حضرات خود توجہ فرمائیں کہ اگر خدا کا شاگرد مانتے ہو تو مولوی احمد رضا خان کی نبوت کا اعلان کرو اور اگر نہیں تو معلوم ہوا کہ مولوی احمد رضا خان مسیلمہ کذاب کا شاگرد اور اپنے وقت کا مسیلمہ کذاب تھا۔۔

کیا خوب کے غیر پردہ کھولے   جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

مسیلمہ کذاب کے لقب رحمٰن کے بارے میں تفصیل کیلئے کتاب "الاثار فی الناسخ والمنسوخ" از علامہ حافظ ابی بکر محمد بن موسی الحازمیؒ کی کے صفحہ ۲۴ باب الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم و ترکه کا سکین حوالہ نیچے دے رہا ہوں اس کا مطالعہ فرمائیں انشاءاللہ جس کے پڑھنے کے بعد رضاخانی تلمیذ رحمٰن کا حوالہ نقل کرنے سے یقیناً باز آجائیں گے۔

انہی کی مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری بات ان کی   انہی کی محفل سجا رہا ہوں چراغ میرا رات ان کی

www.ahlehaq.com

www.haqforum.com

www.ahlehaq.com/wordpress

www.youtube.com/deobanddefedner

حیاتِ امامِ اہلِ سُنّت
پروفیسر محمد مسعود احمد
مرکزی مجلس رضا لاہور
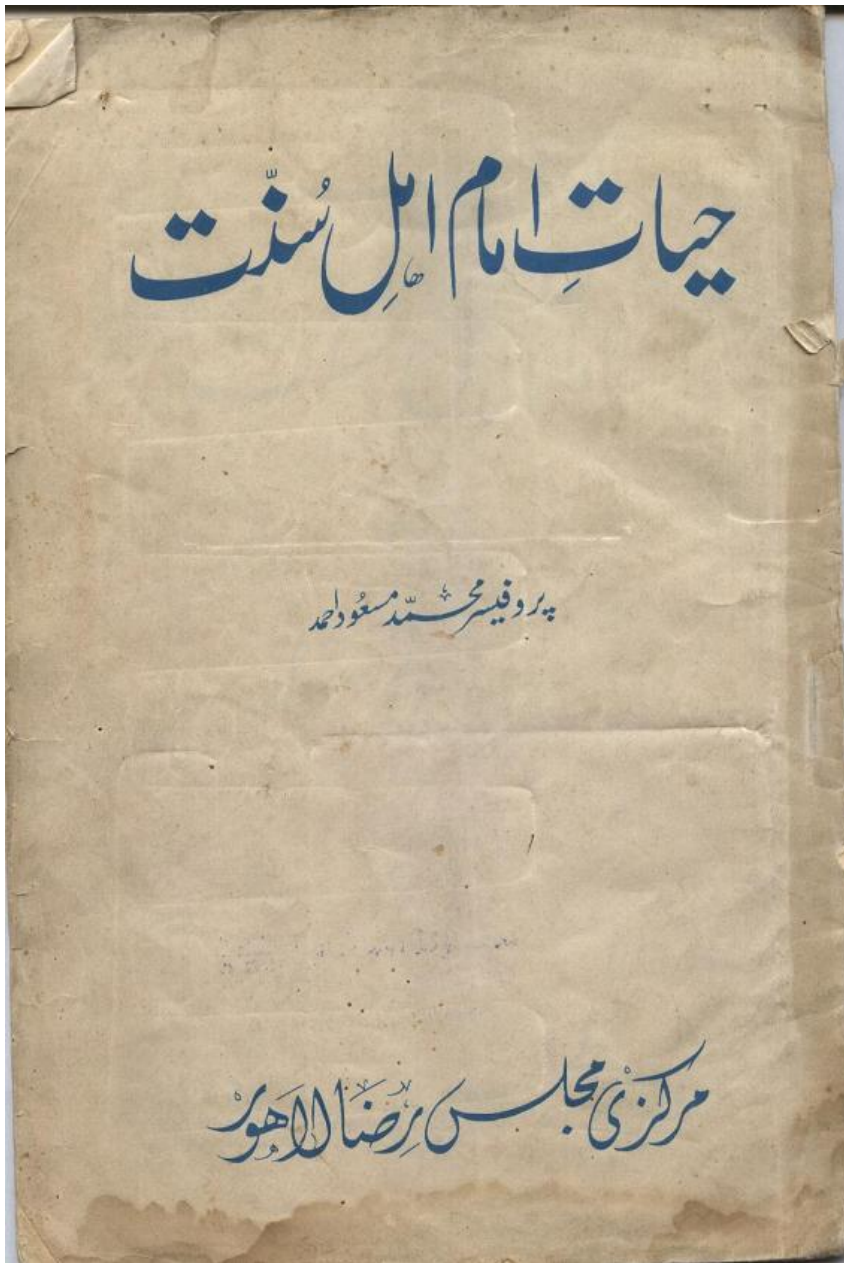
اس میں کیا بُرائی تھی؟

اسلامی نقطۂ نظر سے ہندو مُسلم عدم اتحاد کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ہندو رعایا کو معاشی یا مذہبی حیثیت سے دِل شکستہ کیا جائے مگر سوراج یا ہندو اسٹیٹ کا یہ مقصود معلوم ہوتا ہے کہ وہاں مسلم رعایا معاشی و مذہبی طور پر دل شکستہ رہے۔ پاک و ہند کی ۳۲ سالہ تاریخ اِن حقائق پر گواہ ہے۔

(۵)

مولانا بریلوی فقاہت و سیاست کے علاوہ ادب و شاعری میں بھی کمال رکھتے تھے، ان کی فصاحت و بلاغت کی اہل عرب نے تعریف کی ہے۔ چنانچہ شیخ احمد ابوالخیر میرداد مکی لکھتے ہیں:۔

الحمد للہ علی وجود مثل ھذا الشیخ فانی لم ار مثلہ فی العلم و الفصاحۃ[۱]

(ترجمہ، مولانا بریلوی جیسے شیخ کے وجود پر میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں، بیشک میں نے علم اور فصاحت میں ان جیسا نہیں دیکھا۔

اسی طرح دوسرے علمائے عرب نے بھی تعریف کی ہے۔ پاک و ہند کے بہت سے شعراء اور ادباء ان کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔

مولانا بریلوی باکمال شاعر تھے، وہ تلمیذ رحمٰن تھے، شاعری میں ان کا کوئی استاد نہ تھا۔ ان کے چھوٹے بھائی مولانا حسن رضا خاں (م ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء) مرزا داغ دہلوی (م۔ ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء) کے شاگرد تھے، مولانا حسرت موہانی (م۔ ۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۱ء) نے حسن رضا خاں کی شاعری پر ایک مقالہ قلم بند کیا تھا[۲] اس سے ان کے مقام کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ نعت گوئی میں حسن رضا خاں

۱۔ مکتوب محررہ ۱۲ رجب المرجب ۱۳۲۴ھ از مکہ معظمہ بنام مولانا بریلوی۔

۲۔ اردوئے معلّی (علی گڑھ)، شمارہ جون ۱۹۱۲ء

حضور پرنور کے حاجت روا، مشکل کشا،
صاحبِ عطا اور دافع بلا ہونے پر ۶۰ آیات
اور ۳۰۰ احادیث سے ثبوت
الامن والعلی
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
اکبر بک سیلرز لاہور
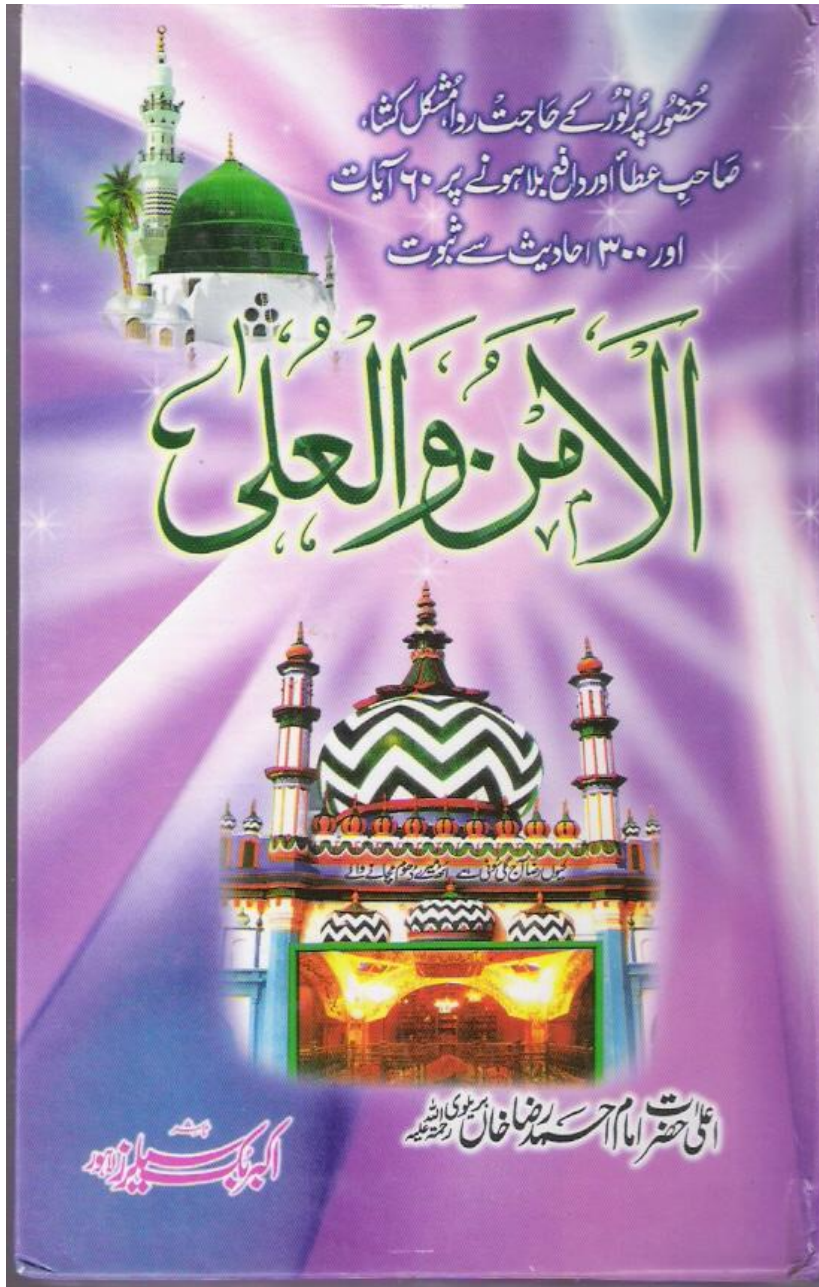
خیالات ونظریات میں، تائید وتردید میں، تحریر وتقریر میں، یہی وہ مبارک جذبہ ہے جو آپ کی زبان وقلم کو روح بن کر متحرک رکھتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بلبل باغ مدینہ بن کر بارگاہ رسالت میں اپنی عقیدت ومحبت کے نغمے بھی پیش کیے ہیں لیکن شاعر کہلانے کے لیے نہیں بلکہ اپنے قلب مضطر کو تسکین دینے کی خاطر اپنے جذبات واحساسات کو شرعی حدود کے اندر الفاظ کے سانچے میں ڈھالا ہے۔ نہ اس فن میں کسی کے شاگرد تھے، نہ کسی کو شاگرد بنایا، کیونکہ مقصد تو محبوب کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنا تھا۔ لہٰذا زبان کھولنے اور قلم کو جنبش دینے کا شعور بھی اسی بارگاہ عالی سے پایا اور پایا بھی ایسا شعور جس کی نظیر نظر نہیں آتی۔ یہی وجہ ہے کہ محبوب کی اس نوازش کو دیکھ کر تحدیث نعمت کے طور پر بے اختیار آپ کے قلم سے یہ شعر ٹپک پڑا:

؎ یہی کہتی ہے بُلبُلِ باغِ جناں کہ رضؔا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہِ ہدٰی، مجھے شوخیٔ طبع رضؔا کی قسم

مخدومی ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے فاضل بریلوی کی نعت گوئی کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے:

''نعت'' گوئی میں حضرت رضؔا بریلوی (۱۸۵۶ء۔۱۹۲۱ء) کا بڑا پایہ ہے۔ عقیدت مندوں میں آپ کو اعلیٰ حضرت، فاضل بریلوی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اردو ادب کے تذکرہ نگاروں اور تاریخ نویسوں نے بڑی تنگ دلی سے کام لیا ہے، بعض نے سرسری ذکر کیا ہے اور بعض نے تو نظر انداز ہی کر دیا ہے۔ شاید اس لیے کہ وہ کسی کے شاگرد نہ تھے وہ تلمیذ رحمٰن تھے، مگر نعت گو شعراء میں ان کے مقابلے کا کوئی نہیں۔ اس صنعت شاعری میں وہ سرتاج شعراء ہیں۔ نعت گوئی میں اپنے مقام و

ما آتاكم الرسول فخذوه
وما نهاكم عنه فانتهوا

الاعتبار
في الناسخ والمنسوخ من الآثار

تصنيف الإمام الحافظ العلامة
أبي بكر محمد بن موسى الحازمي الهمذاني
٥٤٨ ــ ٥٨٤ هـ

اعيا الفقهاء واعجزهم أن يعرفوا
ناسخ حديث رسول الله ﷺ من منسوخه
ابن شهاب الزهري

الناسخ والمنسوخ في الحديث للحازمي
لم يصنف في فنه مثله .
ابن العماد الحنبلي

حققه وخرج حديثه وعلق عليه
الدكتور عبد المعطي أمين قلعجي

دار الوعي - حلب
شارع الوزير ص.ب ١٥٠٤ - هاتف ٣٦٧٧٧

«بـــاب الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم»
(وتركه) (١٧٠)

قرأت على أبى محمد عبد الخالق بن هبـــة اللـــه بن القاسم ، أخبرك أحمـــد بن الحسن ، انـــا أبو الغنائم محمد بن محمد ، أنـــا أبو محمد عبدالله ابن محمد ، انـــا على بن الحسن بن العبـــد ، انـــا سليمان بن الاشعث ، ثنـــا عبـــاد بن موسى ، ثنـــا عبـــاد بن العوام عن شريك ، عن سالم عن سعيد بن جبيرقال : كان رسول اللـــه صلى اللـــه عليه وسلم يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم بمكة ، قال : وكان أهـــل مكة يدعون مسيلمة الرحمن فقالوا : ان محمدا يدعو الى اله اليمامة ، فأمر رســـول اللـــه صلى اللـــه عليه وسلم فأخفاها فما جهر بهـــا حتى مات • (١٧١)

---

(١٧٠) زيادة متعينـــة .

(١٧١) ان هـــذا الحديث عنـــد الدارقطنى عن ابى الصلت الهروى ، واسمه « عبـــد السلام بن صالح » .

وهـــذا الحديث ضعيـــف ، لأن أبـــا الصـــلت متـــــروك ضعفـــه الرازى ، وضرب ابو زرعة على حـــديثه وقال : لا أرضاه ولا أحـــدث عنه ، وقال الدارقطنى : رافضى خبيث . وقال الزيلعى : ٣٤٥/١ : كان هـــــذا الحديث مما سرقه ابو الصلت من غيره ، والزقه بعبـــاد بن العوام وزاد فيه : ان الجهر فى الصـــلاة ، فان غير ابى الصـــلت رواه عن عبـــــاد ، فأرســـنه فقـــد أورده ابو داود فى مراسيله .

قال اسحق بن راهويه فى « مسنده » كان رسول اللـــه صلى اللـــه عليـــه وسلم يجهر « ببسم اللـــه الرحمن الرحيم » يمـــد بها صوته ، وكان المشركون يهزؤون ، مكـــاء وتصدية ، ويقولون : يذكـــــر الـــــه اليمامـــــة ــ ــ يعنون مسيلمة ــ ويسمونه الرحمن ، فانزل اللـــه تعالى : (ولا تجهر بصلاتك) الآية ، قال البيهقى : فخفض النبى صلى اللـــه عليه وسلم « بسم اللـــه الرحمن الرحيم » . وقـــد اســـند الطبرانى فى الاوســـط عن سعيد عن ابن عباس قال : نزلت هذه الآية (ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها) ، ورسول اللـــه صلى اللـــه عليـــه وسلم مختف بمكة ، كان اذا صلى بأصحابه رفـــع صوته بالقرآن ، فان سمعه المشركون سبوا القرآن ومن انزله ، ومن جـــاء به ، فقال اللـــه لنبيه : (ولا تجهر بصلاتك) اى بقراءتك ، فيسب المشركون ، فيسبوا القرآن (ولا تخافت بهـــا) عن أصحابك (وابتغ بين ذلك ســـبيلا)